بہاؤالدین زکریا لائبریری چکوال

کتب خانے کسی بھی قوم کی علمی عظمت اور فکری بصیرت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ کتب خانوں کی تاریخ کئی ہزار سال قدیم ہے مسلمانوں نے جب تک کتب خانوں سے اپنا ناطہ جوڑے رکھا وہ دنیا پر غالب رہے اور جب ان سے روگردانی کی تو مغلوب ہو گئے۔ یہ

تحریر: ڈاکٹر ارشد محمود اسسٹنٹ پروفیسر
گورنمنٹ کالج چکوال: 0334-8738397

کتب خانے ایسے علمی سرچشمے ہیں جن سے سینکڑوں انسان اپنی فکری پیاس اور علمی تشنگی کو سیراب کرتے ہیں علم کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر علم کے موتی چنتے ہیں۔ سرزمین چکوال کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ایسا ہی چشمہ فیض حضرت بہاؤالدین زکریا سہروردی ملتانی کے نام نامی سے منسوب اپنا در فیض وا کیے جویندگان علم کو دعوت دے رہا ہے کہ آئیں اور اپنی ضرورت اور ظرف کے مطابق اس سرچشمہ فیض سے اپنی پیاس بجھائیں۔ بہاؤ الدین زکریا لائبریری چھوٹی ضلع چکوال کے اجرا کی سعادت معروف خانوادے کے فرد فرید حضرت پیر انوار حسین شاہؒ کے حصے میں آئی جنہوں نے اپنے ذاتی مصارف اور کاوشوں سے اس دور افتادہ گاؤں میں اہل علاقہ کو نور علم سے مستنیر کرنے کے لیے یہ چراغ روشن کیا۔ اس علمی اور روحانی خاندان کے جدِ اعلیٰ صحابی رسول ﷺ حضرت بیار بن اسود ہیں۔ آپ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں رسول کریم ﷺ اور آپ کا سلسلہ نسب پانچ پشت اوپر جا کر ایک ہو جاتا ہے آگے چل کر اسی خاندان کے مرد کامل بلند مرتبت صوفی حضرت بہاؤالدین زکریا سہروردی ملتانی جو کہ ساتویں صدی ہجری کے بزرگ تھے ان کی اولاد اطہار نے اس علاقے میں رشد و ہدایت کے چراغ روشن کیے۔ خطہ چکوال میں مستقل سکونت اختیار کرنے والے اس خاندان کے پہلے بزرگ حضرت پیر محمد حسین بن حضرت پیر خواجہ نوریؒ تھے جو ضلع خوشاب کے قصبہ پبل سے ہجرت کر کے موضع کروڑی میں تشریف فرما ہوئے اور سکونت اختیار کی۔ تفصیلی تذکرہ بعنوان ''چکوال میں آباد ایک خاندان، تاریخ کے آئینہ میں'' پیرزادہ عابد حسین شاہ صاحب نے حوالہ قرطاس کیا ہے۔ خاندانی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے حضرت پیر انوار حسین شاہؒ کے اس علمی ذخیرے کو پیرزادہ عابد حسین شاہ صاحب نے چھوٹی تحصیل چوآسیدنشاہ سے حال ہی میں چکوال شہر منتقل کر کے اس کا فیض عام کرنے کی سعی فرمائی ہے اب یہ کتب خانہ مرکزی سطح پر علم و دانش کا اجالا بلا امتیاز پھیلانے اور ذہنوں کو جلا بخشنے میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ بہاؤ الدین زکریا لائبریری کے فعال اور متحرک منتظم و مہتمم پیرزادہ عابد حسین شاہ صاحب خود بھی نہایت اعلیٰ علمی ذوق اور تحقیقی بصیرت رکھنے کے علاوہ دلنواز شخصیت کے حامل انسان ہیں نام و نمود، خود نمائی اور کبر سے کوسوں دور عجز و انکسار کے پیکر، بے مثال حافظہ رکھنے والے خود بھی صاحب تصنیف و تالیف ہیں اور ملکی و غیر ملکی سطح پر تازہ ترین کتب کی رفتار اشاعت سے باخبر رہتے ہیں۔ مختلف عربی کتب کے تراجم اور بکھرے ہوئے مواد کو محققانہ دیدہ ریزی کے ساتھ مرتب کر کے منصۂ شہود پر لا چکے ہیں۔ جن میں اشاریہ ضیائے حرم (1997)، ضلع چکوال میں آباد ایک خاندان تاریخ کے آئینے میں (1997)، فضیلۃ الشیخ محمد علی مرادؒ (2001)، علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی کتب (2002) مکہ مکرمہ کے عجمی علماء (2003)، تاریخ الدولۃ المکیۃ (2001)، دمشق کے غلایینی علماء (2011)، درود و سلام پر چند عربی کتب (2014) محدث اعظم حجاز اور سعودی عرب، نزہۃ الخواطر کا علمی و تحقیقی جائزہ، دلائل الخیرات کی سند علمی، تحفۃ السالکین، تذکرہ سنوسی مشائخ، حضرت اسد بن ہاشم کی نسل جیسی کئی اور تحقیقی کتب کی طویل فہرست ہے جو کہ آپ کی تحقیقی اور تخلیقی فعالیت کی غماز ہے اور اس امر کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ آپ کے ذوق و شوق کے آگنیں حسن کی دھوپ اترنے نہیں پائی۔ آپ اطیب قلم کو پوری توانائیوں اور رعنائیوں کے ساتھ رواں دواں رکھے ہوئے ہیں۔ بہاؤالدین لائبریری کا تخصص اور امتیاز یہ ہے کہ اس لائبریری کے علمی ذخیرے میں اسلام کے موضوع پر ایسی جدید کتب جمع کی گئی ہیں جو خاص طور پر عرب دنیا سے منگوائی گئی ہیں۔ مختلف تفاسیر، فتاویٰ، شروح اور فقہی علوم پر مشتمل کتب عام اسلامی لائبریریوں میں دستیاب ہوتی ہیں مگر یہاں پر بالخصوص سیر و تراجم، مشاہیر کے احوال پر نایاب عربی کتب اور علم روایت پر مشتمل جدید کتب موجود ہیں۔ درود شریف پر کم از کم 100 نایاب کتب، میلاد شریف پر عربی کتب 100 سے زائد، دلائل الخیرات شریف کے متنوع ایڈیشنز کے علاوہ قاضی عیاضؒ پر الگ گوشہ موجود ہے جس میں الشفا کے پانچ اردو تراجم اور آٹھ ایڈیشنز مختلف جگہوں سے مطبوعہ ہیں ان کی شخصیت پر اشاریہ بھی موجود ہے۔ امام الصوف شیخ حارث محاسبیؒ وفات 243ھ کی کتب پر گوشہ بھی اس لائبریری کا اعزاز ہے امام صاحب کی تصوف کے موضوع پر سب سے قدیم کتب ہیں امام غزالیؒ نے بھی استفادہ فرمایا ہے سید محمد علوی مالکیؒ پر ایک مستقل گوشہ بھی قائم ہے جس میں 35 سے زائد تصانیف ہیں اور عربی اخبارات کا پورا سیٹ موجود ہے علاوہ ازیں عملیات و تعویذات پر مشتمل ایک بڑا علمی ذخیرہ بھی اس لائبریری کا اثاثہ ہے۔ مذکورہ کتب خانے کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس میں قدیم و جدید اردو، عربی رسائل و جرائد کی پوری پوری فائلیں موجود ہیں اور ان کی حفاظت کا خاص اہتمام ہے ماہنامہ ضیائے حرم 1972 سے لے کر آج تک مکمل محفوظ ہے پاکستان سے قبل شائع ہونے والے کئی اردو اخبارات مثلاً سراج الاخبار (1916) کے 50 شمارے، زمیندار کے مکمل چند شمارے، نیئر اسلام جہلم پھر لاہور سے شائع ہوتا رہا اس کے چند شمارے، صوفی کے چند خاص شمارے، اہل فقہ (1912) امرتسر فقیہہ جو کہ قیام پاکستان سے قبل امرتسر اور بعد ازاں لاہور اور گجرانوالہ سے اشاعت پذیر ہوتا رہا جس کے بانی حکیم معراج الدین تھے اور ان کے بیٹے حکیم فیاض الدین نے اس کو جاری رکھا۔ اس کے 150 شمارے موجود ہیں۔ اس رسالے کا اعزاز یہ ہے کہ قیام پاکستان 1947ء سے قبل ہی لفظ پاکستان کو اس کی پیشانی کا حصہ بنا دیا گیا۔ علاوہ ازیں انجمن نعمانیہ لاہور (1899) کے چند شمارے اور ماہنامہ تائید الاسلام کے چند نوادرات بھی اس علمی ذخیرے کا حصہ ہیں۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی (انڈیا) پچھلے 25 سال سے اس ذخیرے کا حصہ بنا کر محفوظ کیا جا رہا ہے ترجمان التصوف الاسلامی مصر، مجلۃ روزہ الاسلام قاہرہ جس میں صف اول کے علما کے رشحات قلم ہوتے تھے اس کے 220 سے زائد اصل شمارے بھی موجود ہیں، منبر الاسلام وزارت اوقاف ابوظہبی، جامعہ الازہر کے الازہر کے متعدد شمارے، وزارت اوقاف مصر کے زیر اہتمام مصر اسلام، آستانہ دہلی، مولوی دہلی اور ماہنامہ نظام المشائخ دہلی جس کے تحت اردو زبان میں پہلا رسول ﷺ نمبر شائع کیا گیا بھی اس کتب خانے کی زینت کو چار چاند لگاتے ہیں۔ علاوہ ازیں عہد حاضر کے متعدد ماہانہ رسالے انوار رضا، سوئے حجاز، نور الحبیب بصیر پور، ضیائے طیبہ، فیضان مدینہ، الہلال کینیڈا (نور نو) وغیرہ بھی باقاعدگی سے منگوا کر اس علمی ذخیرے کا حصہ بنائے جاتے ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی اخبارات و جرائد کے ساتھ ساتھ مقامی اخبارات کے قدیم نسخے جیسے پریم ساگر وغیرہ کی تقریباً 30 کاپیاں بھی لائبریری میں موجود ہیں۔ حضرت پیر انوار حسین شاہؒ، محترم پیرزادہ عابد حسین شاہ اور ان کے خاندان کے دوسرے فعال اراکین و معاونین اس کار خیر کے سرانجام دینے پر خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میرا ایمان اور یقین ہے کہ اس طرح علمی ذخیرے کو سنبھال کر رکھنا، اس کی حفاظت کرنا اور علم کی جستجو کرنے والوں کو استفادے کے لیے پیش کرنا بہترین صدقہ جاریہ ہے ایسی خوبصورت اور نایاب کتب جب تک علم کا نور بکھیرتی رہتی ہیں یہ نور ان کتب خانوں کے بنیاد گزاروں کی قبور کو بھی منور رکھتا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے نوجوان جو کتب خانوں، اپنے آباء کے جواہر پاروں سے بے نیاز ہو کر سوشل میڈیا پر اپنے قیمتی وقت کا ضیاع کر رہے ہیں ان کی توجہ بھی علم کے سرچشموں کی جانب مبذول کرائی جائے اور ان کے قلوب و اذہان میں یہ احساس جاگزیں کرنے کی کوشش کی جائے کہ

سرور علم ہے کیف شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر